DATE: __/__/____

DAY: __/__/____

نام : ذشمہ بنگش

اسائنمنٹ نمبر : ۰۲

سوال :-

عصر حاضر میں اُمت مسلمہ کے مسائل اور اسلامی تعلیمات میں اُن کا حل؟

← تعارف:

اسلام ایک ایسا دین ہے جو نہ صرف ایک عقیدہ ہے بلکہ مکمل نظام حیات ہے۔ قرآن مجید انسان کی انفرادی زندگی سے کر اجتماعی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی معاملات تک ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ نبی کریمؐ کی سیرت دراصل قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ امت مسلمہ اس بات کی شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اِن تعلیمات پر عمل کیا وہ دنیا میں غالب اور قائم رہے۔ لیکن جیسے ہی ان تعلیمات سے روگردانی کی گئی۔ امت زوال کا شکار ہوئی۔ آج کی دنیا میں مسلمانوں کو بے شمار مسائل درپیش ہیں۔ ان سب کا حل اسلامی تعلیمات کی طرف رجوع کرنے میں ہے۔

← عصر حاضر کے مسائل اور حل:

۱۔ علمی پسماندگی:

سب سے پہلا اور بنیادی مسئلہ مسلمانوں کا علمی پسماندگی ہے وہ امت جسے "اقراء" کے پیغام کے ساتھ دنیا میں بھیجا گیا۔ جس کے بارے میں قرآن میں فرمایا گیا: "کہہ دیجئے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟" (الزمر:۹)۔ وہی

try to add the arabic of quranic ayats. also, use marker for references.

دنیا کے علمی میدان میں سب سے پیچھے ہیں۔ مسلم دنیا میں شرح خواندگی کم ہے۔ ریسرچ کا رجحان تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور جدید سائنس و ٹیکنالوجی میں ہم دوسروں کے محتاج ہیں۔ حالانکہ نبیؐ نے فرمایا: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے" اس تعلیم کو نظر انداز کرنے کے نتیجے میں مسلمان اپنی اصل طاقت کھو بیٹھے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کا تقاضہ ہے کہ ہم دینی اور عصری علوم کو اپنی ترقی کا سب سے بڑا ہتھیار بنائیں۔

۲. فرقہ واریت اور انتشار:

دوسرا اور بڑا مسئلہ فرقہ واریت اور انتشار ہے۔ امت مسلمہ کے درمیان لسانی، مسلکی اور علاقائی تعصبات نے ہمیں ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے۔ قرآن نے واضح حکم دیا: "اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ مت ڈالو" (آل عمران: 103) لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمان آپس کے جھگڑوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ جبکہ دشمن ان کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: "مومن مومن کا بھائی ہے" اس بھائی چارے اور وحدت کو دوبارہ زندہ کرنا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ ہم اختلاف کو دشمنی نہ بنائیں بلکہ برداشت اور رواداری کے ساتھ ایک دوسرے کو قبول کریں۔

سیاسی زوال اور قیادت کی ناکامی:

تیسرا بحران سیاسی زوال اور قیادت کی ناکامی کا ہے۔ بیشتر مسلم ممالک بدعنوانی، آمریت اور بیرونی اثر و رسوخ کے زیر سایہ ہیں۔ قیادت کا مفقود قوم

رہنمائی ~~ہے~~ اور انصاف قائم کرتا ہے۔ لیکن آج مسلم دنیا میں قیادت بیشتر ذاتی مفادات اور اقتدار کی ہوس تک محدود ہو گئی ہے قرآن میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: "بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل لوگوں کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو" (النساء: 58) لیکن بدقسمتی سے امت نے ایسے اصولوں کو بھلا دیا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: "جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔" یعنی جب قیادت نااہل اور بددیانت لوگوں کے ہاتھ آجائے تو یہ امت کی بربادی کی علامت ہے۔ اسلامی تعلیمات کا تقاضہ ہے کہ قیادت صالح، ایماندار اور باصلاحیت لوگوں کے سپرد اور شوریٰ کے اصول کو اپنایا جائے۔

۴ معاشی ناہمواری اور سودی نظام:

اسی طرح ایک سنگین مسئلہ معاشی ناہمواری اور سودی نظام ہے۔ مسلم دنیا آج بھی بین الاقوامی مالیاتی اداروں کے قرضوں اور سودی نظام کے حال میں پھنسی ہوئی ہے۔ قرآن نے سود کو اللہ اور رسولؐ کے ساتھ جنگ قرار دیا ہے: "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سود کا جو کچھ باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اُسکے رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ" (البقرہ: 279-278)۔ اس قدر سخت وعید کے باوجود امت مسلمہ سودی معیشت پر انحصار کر رہی ہے۔ اسلام کا حل یہ ہے کہ سود سے پاک معاشی نظام قائم کیا جائے اور حلال روزگار و تجارت کو فروغ دیا جائے۔ اسلامی ~~ریلیسا~~ فلاحی ریاست کا قیام ہی غربت اور معاشی ناہمواری کا اصل حل ہے۔

۵. اخلاقی اور روحانی زوال :

اخلاقی اور روحانی زوال ایک اور بڑا مسئلہ ہے۔ جھوٹ، فریب، رشوت، کرپشن، فحاشی اور مادہ پرستی مسلم معاشروں میں عام ہو چکے ہیں۔ حالانکہ قرآن میں فرمایا گیا: "بے شک اللہ عدل احسان اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی برائی اور سرکشی سے روکتا ہے (النحل: 90) رسول ﷺ نے فرمایا: "مجھے اس لیۓ بھیجا ہے کہ میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں"۔ اخلاقی اقدار کو اپنانے کے بجائے جب ہم مادہ پرستی میں ڈوب گئے تو دنیا میں ذلت ہمارا مقدر بن گئی۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق حل یہ ہے کہ تعلیم و تربیت میں اخلاقی پہلو کو بنیادی اہمیت دی جائے، میڈیا کو اخلاقیات کے فروغ کا ذریعہ بنایا جائے اور ہر فرد کو اپنی ذات سے اصلاح کی ابتداء کرنی چاہیۓ۔

۶. مغربی تہذیب اور فکری جائزہ: یلغار:

مغربی تہذیب اور فکری یلغار نے مسلم معاشروں کو پوری طرح اپنی گرفت میں جکڑ لیا ہے مغربی میڈیا، ثقافت اور لائف اسٹائل نے مسلمانوں کو ان کی اپنی تہذیب اور اقدار سے دور کر دیا ہے۔ قرآن نے خبردار کیا: "اور یہود و نصاریٰ تم سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک کہ تم ان کے دین کی پیروی نہ کرو"۔ (البقرہ: 120) مگر بدقسمتی سے ہم نے مغربی انداز کو ترقی کی علامت سمجھ لیا ہے۔ اسلامی حل یہ ہے کہ اپنی زبان، تہذیب، لباس اور اقدار کو مضبوطی سے تھامیں، اپنی علمی و سائنسی برتری قائم کریں اور فکری خود اعتمادی پیدا کریں تاکہ دوسروں کی اندھی تقلید کے بجائے اپنی پہچان پر فخر کریں۔

اسلاموفوبیا اور اُمت کا مسخ شدہ تشخص:

اسلاموفوبیا:

اسلاموفوبیا مسلمانوں سے وہ خوف، تعصب اور نفرت ہے جس کی وجہ سے دنیا میں مسلمانوں کو مختلف قسم کے رویوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ان میں انھیں دھمکیاں دینے، ایذا رسانی، بدسلوکی، جارحیت پر اکسانے، اشتعال دلانے اور عدم برداشت کے رویئے شامل ہیں۔ جو مسلمانوں کے ساتھ باہر کے ملکوں میں روا رکھے جاتے ہیں۔

مغربی میڈیا اسلام کو شدت پسندی سے اور دہشت گردی سے جوڑتا ہے۔ حالانکہ اسلام امن، اعتدال اور انصاف کا دین ہے قرآن نے فرمایا: "اور اسی طرح ہم نے ایک درمیانی اُمت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو تمہیں (البقرہ: 143) اسلامی تعلیمات کا حل یہ ہے کہ ہم دنیا کو اپنی عملی زندگی کے ذریعے اسلام کی پرامن تصویر دکھائیں۔ بین المذاہب مکالمے کو فروغ دیا جائے، علمی اور فکری میدان میں اسلام کی پرامن تعلیمات اجاگر کی جائیں۔

نوجوان نسل بھی اُمت کے لیے ایک اہم سرمایہ ہے، مگر سوشل میڈیا اور مغربی کلچر کی اندھی تقلید نے انھیں دین اور اقدار سے دور کر دیا ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: "ہر شخص چرواہا ہے اور اس سے اُس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔" اس کے مطابق نئی نسل کی تربیت والدین، اساتذہ اور رعایت کی ذمہ داری ہے۔ اگر نوجوانوں کو مثبت مقاصد کی طرف راغب کیا جائے اور انہیں دینی و دنیاوی علوم سے آراستہ کیا جائے تو یہی نسل امت کے عروج کا سبب بن سکتی ہے۔

add a few more arguments.

تنقیدی جائزہ:

اگر ان مسائل کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو ان کو محض رسومات تک محدود کر دیا ہے اور عملی زندگی میں ان سے راہِ فرار اختیار کر لی ہے امت کے زوال کا سب سے بڑا سبب یہی ہے۔ صرف نعروں اور جذباتی تقریروں سے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ جب تک ہم تعلیم، اتحاد، صالح قیادت، اخلاقی اصلاح اور عدل و انصاف پر مبنی نظام قائم نہیں کریں گے، ترقی اور وقار کا خواب محض خواب ہی رہے گا۔

نتیجہ:

عصرِ حاضر میں امت کو درپیش مسائل بہت سنگین ہیں۔ لیکن اِن کا حل ہمارے دین نے صدیوں پہلے بتا دیا ہے اگر مسلمان دوبارہ قرآن و سنت کو مضبوطی سے تھام لیں علم کو اپنی طاقت بنائیں، اتحاد قائم کریں، صالح قیادت پیدا کریں، سودی معیشت سے نکل کر اسلامی فلاحی نظام قائم کریں، اور اخلاقی و روحانی اصلاح کریں تو وہ ایک بار پھر دنیا میں اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی اسلام کا پیغام ہے اور یہی امت مسلمہ کی اصل منزل ہے۔

08

work on the structure of the answer. try to discuss the problems and solutions part under separate main headins.

improve the references and the paper presentation part.